دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر:Nor10101 بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ تاریخ:17-07-2019

سجدۂ شکر کے لیے وضو اور قبلہ رُو ہونا ضروری ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کسی خوشی کے ملنے پر وضو اور استقبال قبلہ کا خیال کیے بغیر سجدہ شکر ادا کر دیتے ہیں، کیا اس طرح سجدہ شکر ادا کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی نعمت کے ملنے پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے، سجدہ شکر کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سجدہ کرنے والا باوضو ہو کر قبلے کی طرف منہ کرے اور اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور سجدے میں تین بار سبحن ربی الاعلیٰ پڑھے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے سے کھڑا ہو جائے۔ کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا، یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔

سجدہ شکر کے صحیح ہونے کے لیے سجدہ تلاوت کی طرح نماز کی شرائط میں سے ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔(1) حکمی اور حقیقی طہارت (2) ستر عورت (3) استقبال قبلہ (4) نیت۔ اگر مذکورہ شرائط میں سے ایک شرط بھی کم ہو، تو سجدہ شکر ادا نہیں ہو گا، لہٰذا جو لوگ وضو اور استقبال قبلہ کا خیال کیے بغیر سجدہ کرتے ہیں، ان کا سجدہ ادا نہیں ہو گا۔ یونہی سجدہ شکر ادا کرتے ہوئے وقت کا خیال کرنا بھی ضروری ہے کہ جن اوقات میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، ان اوقات میں سجدہ شکر بھی ادا نہیں کر سکتے۔

ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ سجدہ شکر کے متعلق فرماتے ہیں: ”وھی لمن تجددت عندہ نعمۃ ظاھرۃ اورزقہ اللہ تعالیٰ مالا او ولدا او اندفعت عنہ نقمۃ ونحو ذالک، یستحب لہ ان یسجد للہ تعالیٰ شکرا مستقبل القبلۃ یحمد اللہ تعالیٰ فیھا ویسبحہ ثم یکبر فیرفع رأسہ کما فی سجدۃ التلاوۃ“یعنی سجدہ شکر اس شخص کے لیے جسے کوئی نعمت ملے یا اللہ عزوجل اسے مال یا اولاد عطا کرے یا اس سے کوئی مصیبت دور ہوئی ہو، اور اسی کی مثل دیگر نعمتوں کے ملنے پر، اور اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ استقبال قبلہ کر کے بطور شکر اللہ عزوجل کو سجدہ کرے اور سجدے میں اللہ عزوجل کی حمد بیان کرے، اس کی تسبیح بیان

کرے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے سے سر اٹھائے جیسا کہ سجدہ تلاوت میں کرتا ہے۔

(ردالمحتار، ج02، ص720، مطبوعہ کوئٹہ)

مراقی الفلاح میں سجدہ شکر کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "وهيئتها ان يكبر مستقبل القبلة ويسجد، فيحمد الله ويشكر ويسبح ثم يكبر فيرفع رأسه مثل سجدة التلاوة بشرائطها" یعنی سجدہ شکر کا طریقہ یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ کرکے تکبیر تحریمہ کہے اور سجدہ کرے اور اللہ کی حمد بیان کرے، شکر ادا کرے، تسبیح پڑھے، پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے سجدہ تلاوت کی مثل اس کی شرائط کے ساتھ۔

اسی میں کچھ صفحات پہلے سجدہ تلاوت کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرمایا: "وشروط لصحتها ان تكون شرائط الصلاة ،موجودة فى الساجد وهى الطهارة من الحدث والخبث وستر العورة واستقبال القبلة وتحريها عند الاشتباه والنية الا التحريمة" یعنی سجدہ تلاوت کے صحیح ہونے کی شرائط وہی ہیں جو نماز کی شرائط ہیں، جو کہ سجدہ کرنے والے میں پائی جانی چاہیے، اور وہ شرائط یہ ہیں حدث سے طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، اشتباہ کے وقت استقبال قبلہ کی تحری اور نیت، تکبیر تحریمہ کے علاوہ۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ج2، ص106،110، مطبوعہ کراچی)

حلبۃ المجلی میں ہے: " شرائط جوازها ماهو شرائط جواز الصلاة من الطهارة من الاحداث والانجاس بدنا ثوباومكاناوستر العورةواستقبال القبلة حالة الاختياروجهة التحرى حالة الاشتباه حتى لواشتبهت عليه القبلة فى مكان يجوز له فيه التحرى،فتحرى وسجد الى جهة فظهر انه اخطاالقبلةأجزأه كما فى الصلاة والنية لانها عبادة" یعنی سجدہ تلاوت کے صحیح ہونے کی شرائط وہ ہیں جو نماز کے جواز کی شرائط ہیں۔ یعنی بدن، کپڑے اور مکان کا حدث اور نجاست سے پاک ہونا اور ستر عورت، عام حالات میں استقبال قبلہ اور اشتباہ کے وقت تحری کرنا، یہاں تک کہ اگر کسی پر قبلہ مشتبہ ہو جائے، تو اس کے لیے تحری کرنا، جائز ہے، تو وہ تحری کرے گا اور اس جہت کی طرف منہ کرکے سجدہ کرے گا، اس سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اس وجہ سے استقبال قبلہ میں خطا کرتا ہے تو سجدہ درست ہے، جیسا کہ نماز میں ہوتا ہے، اور نیت بھی شرط ہے کہ یہ عبادت ہے۔

(حلبۃ المجلی، ج1، ص590، مطبوعہ بیروت)

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے "شرائط جوازهاماهوشرائط جواز الصلاةمن طهارةالبدن عن الحدث والجنابة، وطهارة الثوب عن النجاسة وستر العورةاوستقبال القبلة" یعنی سجدہ تلاوت کے صحیح ہونے کی شرائط نماز کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے بدن کا حدث اور جنابت سے پاک ہونا، کپڑوں کا نجاست سے پاک ہونا، ستر عورت اور استقبال قبلہ ہیں۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ، ج2، ص463، مطبوعہ ھند)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "سجدة الشكر تكره فى وقت يكره النفل فيه لا فى غيره" یعنی جن اوقات

میں نفل پڑھنا مکروہ ہے ان اوقات میں سجدہ شکر بھی مکروہ ہے، ان کے علاوہ میں نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ج1، ص260، مطبوعہ کراچی)

مکروہ وقت میں سجدہ شکر کرنے کے متعلق ردالمحتار میں ہے: "فتحصل من کلام النھر مع کلام القنیۃ انھا تصح مع الکراھۃ لانھا فی حکم النافلۃ" یعنی نہر اور قنیہ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ مکروہ اوقات میں سجدہ شکر کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گا، کیونکہ یہ نفل نماز کے حکم میں ہے۔ **(ردالمحتار، ج02، ص38، مطبوعہ کوئٹہ)**

امام اہلسنت نے فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر عبادت کی اقسام بیان کرتے فرمایا: "مقصودہ مشروطہ جیسے نماز، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر، کہ سب مقصود بالذات ہیں اور سب کے لیے طہارت کاملہ شرط یعنی نہ حدث اکبر ہو نہ اصغر۔"

(فتاویٰ رضویہ، ج03، ص557، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "سجدہ شکر مثلاً اولاد ہوئی، یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی، یا مسافر واپس آیا، غرض کسی نعمت پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے، اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔"

چنانچہ سجدہ تلاوت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے اس سے چند صفحات پہلے فرمایا: "سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحن ربی الاعلیٰ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ پہلے اور پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا، یہ دونوں قیام مستحب۔"

(بہار شریعت، ج01، ص734، 741، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

13 ذوالقعدہ 1440ھ/17 جولائی 2019

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے